نام کتاب: غیر سودی بنکاری میں تمویل کے طریقے شرعی معیارات کی روشنی میں

مصنف: ڈاکٹر مفتی محمد حسان اشرف عثمانی

قیمت: ۱۰۰۰ روپے

ناشر: مکتبہ معارف القرآن کراچی

تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد اصغر شہزاد[1]

اسلامی بنکاری دنیا بھر میں روایتی بنکاری کے متبادل کے طور پر منظر عام پر آئی ہے، جس میں اسلامی اسالیبِ تمویل کے ذریعے فنانسنگ کی جاتی ہے۔ بنک کے روز مرہ امور میں ان کی راہنمائی کے لیے شریعہ بورڈ کی خدمات بھی لی جاتی ہیں جن کا کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اسلامی بنکوں کے تمام معاملات شریعت کے اصولوں کے مطابق ہوں۔[2] اسلامی بنکوں کی مصنوعات اور خدمات کے حوالے سے مختلف ادارے کام کر رہے ہیں اور مروجہ اسلامی بنکوں کے لیے معیارات ترتیب دیتے ہیں، ان اداروں میں هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية[3] اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية[4] قابل ذکر ہیں۔ هيئة المحاسبة

1۔ لیکچرار شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

asghar.shahzad@iiu.edu.pk

2- Muhammad Ayub, 'Focusing on Sharī'ah Governance in Regulating the Islamic Banking Institutions', *Journal of Islamic Business and Management (JIBM)* 6, no. 2 (2016): 7–18; Muhammad Ayub et al., 'Enhancing the Competence and Effectiveness of Sharī'ah Advisory Boards: Case of Islamic Banking Institutions in Pakistan', *Journal of Islamic Business and Management (JIBM)* 9, no. 1 (2019): 42–63, https://doi.org/10.26501/jibm/2019.0901-004; Muhammad Ayub, *Islami Maliyat (Islami Bankari: Usool Aour Tatbiq) Urdu*, 1st ed. (Islamabad: Riphah Centre of Islamic Business (RCIB), Riphah International University, 2010).

3۔ هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions) اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے حساب نویسی و محاسبی اور شریعہ کے معاییر تیار کرتا ہے۔ دنیا میں متعدد ممالک هيئة المحاسبة والمراجعة کے تیار کردہ معاییر سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔

4۔ مجلس الخدمات المالية الإسلامية (Islamic Financial Services Board)، ملائشیا کا ادارہ ہے، جو کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے معاییر تیار کرتا ہے۔ مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے تیار کردہ معاییر سے بہت سے اسلامی مالیاتی ادارے استفادہ کر رہے ہیں

والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية کے جاری کردہ معیارات میں سے متعدد معیارات، بنک دولت پاکستان ملک بھر میں کام کرنے والے اسلامی بنکوں میں ضروری ترمیم کے ساتھ لاگو کرتا رہتا ہے۔ حال ہی میں شریعہ معیار نمبر ۴۹ کو لاگو کیا گیا۔[5]

یہ معیارات بنیادی طور پر عربی زبان میں جاری کیے جاتے ہیں اور بعد ازاں ان معیارات کا ترجمہ انگریزی اور دیگر زبانوں میں کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال ان معیارات کا ترجمہ اردو زبان میں بھی شائع کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان معیارات کو عام فہم زبان اور مثالوں کے ذریعے سمجھانے کے لیے لٹریچر اردو زبان میں بھی مہیا کیا جائے تاکہ جو معیارات پاکستان میں نافذ کیے گئے ہیں ان کا نفاذ کماحقہ کیا جاسکے۔

زیر نظر کتاب **"غیر سودی بنکاری میں تمویل کے طریقے شرعی معیارات کی روشنی میں"** ڈاکٹر مفتی محمد حسان اشرف عثمانی صاحب کا پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے، جو مکتبہ معارف القرآن کراچی نے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ کتاب کی طباعت دیدہ زیب ہے اور کتاب کا طباعتی معیار بہت اچھا ہے۔ دو رنگوں کے استعمال نے قاری کے لیے کتاب کو مزید پرکشش بنا دیا ہے۔ کتاب بنیادی طور پر اسلامی بنکاری کے طریقہ ہائے تمویل یا فراہمی سرمایہ کے طریقوں اور اسالیب سے متعلق گفتگو کرتی ہے۔ اس میں مصنف نے مرابحہ، اجارہ، سلم، استصناع، مشارکہ، مضاربہ اور ضمانات کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسالیب کے فقہی احکام اور بنیادوں پر بہت شرح وبَسط کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ کتاب میں اسالیبِ تمویل کی تشریح و تعبیر هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية کے شرعی معیارات کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اسالیب تمویل پر درسی کتب کے لٹریچر میں یہ ایک معقول اضافہ ہے۔

تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ بنیادی طور پر یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے۔ تحقیقی مقالہ کسی ایک قابل تحقیق مسئلے پر لکھا جاتا ہے۔ پی ایچ ڈی کے مقالے کا بنیادی وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک مخصوص مسئلے پر اب تک کی تحقیقی کاوشوں میں ایک ٹھوس اور گراں قدر اضافہ کرتا ہے۔ سابقہ کاوشوں میں رہ جانے والی خامیوں اور نقائص کی جانب نشاندہی کی جاتی ہے، جس سے ایک نئے تحقیقی مقالے کا جواز فراہم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے

5- SBP, **'Adoption of 'Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions' (AAOIFI) Shariah Standard(s)'**, IBD Circular No. 03 of 2020, Issued on September 02, 2020, Retrieved on 26 Sep. 20, https://www.sbp.org.pk/ibd/2020/C3.htm

کہ لٹریچر ریویو (دراسات سابقہ) ہر مقالے کا لازمی حصہ ہوتا ہے۔سابقہ لٹریچر کا یہ جائزہ عموماً تحلیلی (تجزیاتی) اور تنقیدی ہوتا ہے، جس کا مقصد سابقہ کام کے تشنہ طلب پہلوؤں کا تعین ہوتا ہے۔

مسئلہ تحقیق، اہدافِ تحقیق، اور منہج تحقیق **پی ایچ ڈی** مقالے کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ زیر نظر تحقیقی مقالے کا مسئلہ تحقیق کیا ہے؟ مشارکہ، شرکت، مضاربہ، مرابحہ، اجارہ، سلم، استصناع وغیرہ پر ہزاروں کتب موجود ہیں۔ ان موضوعات پر کئی کتابیں معاییر شرعیہ کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔ عربی زبان میں ہزاروں کتب و مقالات ان موضوعات پر موجود ہیں۔ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، ڈاکٹر علی محیی الدین، علي محيي الدين القره داغي، ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی، ڈاکٹر توفیق البوطی، ڈاکٹر سامی بن ابراہیم سویلم، ڈاکٹر نزیہ حماد اور ان کی طرح کی سینکڑوں قد آور علمی شخصیات نے ان موضوعات پر لکھا ہے۔ خود مصنف کے والد ماجد جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی نے اپنی متعدد تالیفات میں یہ موضوعات شرح وبَسط کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس مقالے کا مسئلہ تحقیق کیا ہے؟ تعجب ہے کہ ایک معتبر یونیورسٹی کی نگاہوں سے تحقیقی مقالے اور ایک عام کتاب کا فرق کیسے اوجھل رہ گیا؟

زیر نظر مقالے کے موضوعات کا اگر مطالعہ کریں تو نظر آئے گا کہ یہ شروع سے آخر تک اپنی سمت (Direction) سے محروم ہے۔ ایک موضوع کا دوسرے موضوع سے کوئی تعلق اور ربط نظر نہیں آتا۔ آغاز میں جو منہج بحث دیا گیا ہے، جس میں غربت وفقر کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے، اسکی مذمت کی گئی ہے اور اچھی معاشی زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اس مقالہ میں کس حد تک منہج تحقیق کے تقاضوں کو پورا کیا گیا ہے؟

باب اول کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا، تاہم اس کے تحت دو فصول دی گئی ہیں: فصل اول میں جدید (اسلامی) مالیاتی اداروں کی نگرانی کرنے والے اداروں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ فصل دوم میں مغربی نظام معیشت کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ عموماً ایک بات کے تحت یکساں نوعیت کی فصول ہوا کرتی ہیں، لیکن زیر نظر کتاب کی پہلے باب کی فصل اول اور دوم کے باہمی تعلق اور ان کے باہمی ربط وضبط کی وضاحت مصنف یا نگرانِ مقالہ کر سکتے ہیں، نیز خود اس بلا عنوان باب کا اسالیبِ تمویل سے تعلق کیا ہے؟ یہ سوال ابھی بھی جواب طلب ہے۔ اشتراکی اور سرمایہ دارانہ نظام کی خرابیوں پر گفتگو کرتے ہوئے کسی متعلقہ مغربی ماخذ (western source) کی بجائے، مولانا تقی عثمانی صاحب کی "اسلام اور جدید معیشت وتجارت" پر انحصار کیا گیا ہے حالانکہ

سرمایہ دارانہ نظام کی خرابیاں خود مغربی مصنفین اور ماہرین معیشت نے شرح وبَسط سے بیان کی ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام پر بحث کے دوران میں کسی فقیہ کی کتاب کا حوالہ دینا، ثانوی مصدر کی حیثیت رکھتا ہے۔ متعلقہ شعبے اور تخصص میں لکھی گئی کتاب اصل مصدر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عمر چھاپرا کی کتاب ہم کسی فقہی حوالے کے لیے استعمال نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ اقتصاد و معیشت کی کتاب ہے، نہ کہ فقہ اسلامی کی۔

مالیاتی اداروں کی نگرانی کے اداروں اور اشتراکیت اور سرمایہ داری کے بعد مصنف نے باب دوم میں مشارکہ پر گفتگو کی ہے، اس میں انہوں نے تمام وہ مباحث و موضوعات ذکر کر دیے ہیں جن پر سینکڑوں کتب و مقالات موجود ہیں جیسے شرکت کی تعریف، مشروعیت، اقسامِ شرکت جیسے شرکت الملک، شرکت العقد، صفحہ ۸ سے لیکر ۸۷ تک پھیلے ہوئے اس باب میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر مفصل کتابیں اور مقالات نہ ہوں۔ اسی باب کا سارا انحصار مولانا تقی عثمانی صاحب کی کتب اور ڈاکٹر عمران عثمانی کی کتاب **"شرکت و مضاربت عصر حاضر میں"** پر کیا گیا ہے۔ مزید تصدیق کے لیے ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی کی مذکورہ کتاب سے اس کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

عربی کے الفاظ جیسے :ضمان الاكتتاب، سهم التمتع، احتياطي، سند ضد، صيانةاسامية، دراسة الجدوى، السلم الموازي، السحب على المكشوف، تظهير توكيلي، وغیرہ بغیر اردو ترجمے کے لکھے گئے ہیں۔ یاد رہے یہ فقہی اصطلاحات نہیں، بلکہ جدید عربی معاشی اصطلاحات ہیں۔ اردو معاشی اصطلاحات کی کئی معاجم موجود ہیں، ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے جامعہ عثمانیہ دکن کی اس طرح کی ایک ڈکشنری موجود ہے۔ فرض کریں کہ آپ کسی سے کہیں کہ بنک "دراسة الجدوى" کی کتنی فیس لیتا ہے تو اسے کیا سمجھ میں آئے گا؟

باب سوم مضاربت کے بارے میں ہے۔ یہ بھی سب مولانا تقی عثمانی مدظلہ العالی اور ڈاکٹر عمران اشرف عثمانی کی تحریروں سے اخذ کردہ ہے، بلکہ ان کا اعادہ و تکرار ہے۔ ڈاکٹر عمران نے جو حوالے اپنے مقالے میں دیے ہیں، وہی حوالے اس کتاب میں ہیں۔

باب چہارم میں بیع مرابحہ کا تعارف ہے، یہ ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی صاحب کی مرابحہ پر کتاب کی دہرائی ہے۔ باب پنجم اجارہ پر ہے، یہ مباحث ہو بہو وہی ہیں جو ڈاکٹر زبیر عثمانی کی کتاب "جدید نظام میں اسلامی قانونِ اجارہ" میں ہیں۔

اگلے ابواب بھی اسی مذکورہ علمی انداز میں لکھے گئے ہیں۔ آخری باب "باب دہم" اسلامی بنکاری پر ہونے والے سوالات اور ان کے جوابات سے متعلق ہے۔ یہ عمومی نوعیت کا باب ہے جس کا زیر بحث موضوع سے کوئی براہ راست تعلق نہیں۔

یہ مقالہ کسی طور پر تحقیقی مقالے کی شرائط پر پورا نہیں اترتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ اسالیبِ تمویل پر پہلے سے موجود کتابوں میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہے۔ کتابوں کے حوالے میں منہج کی یکسانیت نظر نہیں آتی۔ المعايير الشرعية صفحہ ۱۱۸، AAOFI (جو کہ اصل میں AAOIFI ہے) صفحہ ۱۴۴ شریعہ اسٹنڈرڈ، صفحہ ۴۳۷ المعیار الشرعی لکھا گیا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ایک ہی لفظ کو چار مختلف طریقوں سے لکھا گیا ہے۔ اسی طرح کتابوں اور مصنفین کے نام کئی جگہ غلط لکھے گئے ہیں، جیسے کہ بدائع الصنائع کو البدائع الصنائع،[6] بحوث في قضايا فقهية معاصرة کو بحوث في قضايا فقهية المعاصرة[7] اور موطأ کو مؤطا[8] لکھا گیا ہے۔

کتاب ہذا میں بہت سی جگہوں پر تکرار ہے، اور بے شمار جگہوں پر درستی املا کی ضرورت ہے۔ تاہم فاضل مصنف نے عصری حالات کے تناظر میں ایک اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے۔ طباعت سے قبل اگر اسے بغور دیکھ لیا جاتا تو کتاب اغلاط سے مبرّا ہوتی۔ تبصرہ نگار کی حتمی رائے یہ ہے کہ مجموعی طور پر یہ ایک علمی کاوش ہے، جس میں مصنف نے **غیر سودی بنکاری میں تمویل کے طریقے شرعی معیارات کی روشنی میں** ذکر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ یہ کتاب اسلامی مالیات کے طالب علموں خصوصاً مدرسہ کے طلبہ کے لیے کافی مفید ہو سکتی ہے۔ البتہ طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ اس کتاب کی قیمت مبلغ ۱۰۰۰ روپے نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے۔

6۔ ڈاکٹر مفتی محمد حسان اشرف عثمانی، '**غیر سودی بنکاری میں تمویل کے طریقے شرعی معیارات کی روشنی میں**، ص ۱۶۹

7۔ ڈاکٹر مفتی محمد حسان اشرف عثمانی، ص ۱۵۶

8۔ ڈاکٹر مفتی محمد حسان اشرف عثمانی، ص ۱۷۴